روبینہ یاسمین

پی ایچ۔ڈی، اسکالر، شعبہ اردو، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور

محمد جان عاطف کی اُردو غزل میں رومانوی عناصر

Rubina Yasmin
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Islamia College University, Peshwar.

Romantic Elements in Urdu Ghazal of Muhammad Jaan Atif

Romanticism is the essence of human nature and fundamental attribute of human society. Human life breaths in the lap of romanticism. Love and passion are the undeniable and unavoidable features of human interactions and poetic expressions. The reflection of these attributes evident in Urdu poetry as well. Muhammad Jaan Atif bases the foundation of his poetry upon these very sempiternal emotions. His venture is based on romance which has been presented by his own respective citation. In this article romantic elements will be developed in Muhammad Jaan Atif ode.

Keywords: *Romanticism, passion, human, loved, Urdu odes, insanity, bounteous, authenticity, sempiternal, venture.*

محمد جان عاطف صوبہ خیبر پختون خوا کے ادب قبیلے کوہاٹ میں مارچ ۱۹۵۵ء میں پیدا ہوئے جنہیں اللہ نے بے پناہ ادبی صلاحیتوں سے نوازا۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی ادب کی خدمت کے لیے وقف کر دی ہے۔ ۱۹۷۳ء سے انہوں نے اپنی شاعری کا آغاز کیا۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن کے مشاعروں میں اپنا کلیدی کردار ادا کیا۔ ان کا ادبی ادارہ "ینگ رائٹرز ایکویٹی ۱۹۸۶ء" اپنی علمی وادبی سرگرمیوں کے باعث کوہاٹ کی ادبی تاریخ کا ایک باب بن چکا ہے۔ ان کا ایک ماہ نامہ ادبی رسالہ "عدنان" ۱۹۹۳ء بھی کوہاٹ سے جاری ہوتا ہے۔ وہ ایک ادبی فعال شخصیت ہے۔ جُہدِ مسلسل، عمل پیہم اور بلند و اعلیٰ ہمت جیسے اوصاف ان کی شخصیت کا خاصا ہے۔ ان کی ادبی سرگرمیوں میں صرف ایک زبان نہیں ملتی بلکہ بیک وقت اُردو، ہندکو اور پشتو تینوں زبانوں کی ترتیج و اشاعت میں اپنی گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں اور ان تین زبانوں میں ان کے ۱۹ مجموعے اب تک منظر عام پر آچکے ہیں۔ جن میں نثری اور خصوصاً شاعری کی مختلف اصناف پر طبع آزمائی ملتی ہے لیکن ان میں اُردو غزل کو اپنی خصوصی توجہ کا مرکز بنایا۔ اپنی ہمہ جہت

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

سرگرمیوں کی بدولت انہوں نے کوہاٹ میں اپنی اہمیت ثابت کر دی ہے۔ اپنی ادبی خدمات کی بدولت تقریباً چودہ اعزازات ملک بھر سے اپنے نام کر چکے ہیں۔ محکمہ بہبود آبادی کی ملازمت سے ۱۸مارچ ۲۰۱۵ء میں سبکدوش ہو چکے ہیں وہ آج بھی ادبی سرگرمیوں بڑی چابک دستی سے مصروف عمل ہے۔

رومان یا رومانیت کا لفظ پیار و محبت اور حسن و عشق سے وابستہ محرکات سے وجود میں آتا ہے۔ رومانیت باقاعدہ ایک تحریک کا نام بھی ہے جو حقیقی دنیا سے فرار اختیار کر کے ایک خیالی دنیا بسا لیتے ہیں۔ جس کا حقیقت میں ہونا ناممکن ہے۔ ادب میں جب تخلیق کار کے جذبات فکر پر غالب ہو جاتے ہیں تو رومانوی تحریریں وجود میں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

رومانیت چوں کہ عشق و محبت کی کیفیات کے گرد گھومتا ہے اور عشق و محبت دو ہستیوں کے درمیان انتہائی پر خلوص جذباتی و روحانی رشتے کا نام ہے۔ عشق کا قرب تو نیکی سے ہی تکمیل پاتا ہے بلکہ انسان کے جذبات میں بہت سے اہم اور سر فہرست جذبہ عشق ہی ہے۔ محبت ایک فطری کشش ہے جو انسانوں کے دل میں ڈال دی گئی ہے۔ کوئی بھی انسان چاہے وہ کتنا ہی بے حس کیوں نہ ہو اپنی فطرت کی اس احساس حقیقت سے ناواقف نہیں بلکہ وہ دل، دل ہی نہیں جس میں عشق کی حرارت نہ ہو ایسے میں شاعر جیسی احساس شدت سے لبریز ہستی کسی طرح عشق کی تڑپ کے بغیر رہ سکتا ہے لہذا شاعر تو سب سے زیادہ ان جذبات سے دوچار ہوتا ہے۔ اس لیے شاعر کے ہاں یہ رجحانات زیادہ پائے جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ غزل کا بھی اصل موضوع ہی ہمیشہ عشق مجاز رہا ہے اگرچہ حکمت و اخلاق اور تصوف کے نکات بھی غزل کا موضوع رہے ہیں اور رہیں گے۔ لیکن انہیں محض گوارا کیا گیا ہے۔ بقول غالبؔ:

ہر چند ہو مشاہدہ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر (۱)

یوں رومانیت غزل کا ایک اہم بلکہ بنیادی موضوع ہے اور غزل کے فکری نظام میں اسے ایک بشری فطرت کا تقاضا قرار دیا گیا ہے اور زندگی میں عشق و محبت سے زیادہ محرک کوئی جذبے نہیں اس لیے یہی جذبہ ادب کی تشکیل کا باعث بنتا ہے۔

محمد جان عاطفؔ کی اُردو غزل اس لازوال جذبے کی مختلف پہلوؤں کی عکاسی کرتی ہے۔ محمد جان عاطفؔ کی اُردو غزل کا مرکز و محور عشق و محبت ہے۔ وہ بنیادی طور پر رومانیت پسند شاعر ہیں کیوں کہ ان کی غزل کی بنیاد بھی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

رومان پر ہے۔ ان کا تقریباً ہر دوسرا شعر محبت اور چاہت کا رنگ لیے ہوئے ہے اور وہ محبت اور حسن و عشق کے گرد ہی گھومتے نظر آتے ہیں یوں محمد جان عاؔطف بھی اس کائناتی جذبہ کی زد میں آ گئے۔ ان کے ذہن و جان میں محبوب کا عکس یوں جلوہ گر رہتا ہے:

؎ہوش و حواس قلب و نظر میں
تیرے بغیر اور کوئی جلوہ گر نہیں (۲)

محبت تو ایک ایسا روگ ہے جو اگر ایک بار لگ جائے تو پھر اس سے کسی طرح سے جان نہیں چھڑائی جا سکتی کیوں کہ اگر انسان ایک دفعہ اس دلدل میں پھنس جائے تو پوری زندگی اندر ہی اندر دھنستا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ان کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

؎عاؔطف تو پھنس چکا ہے حسینوں کے جال میں
یہ راستہ وہ ہے جو کبھی چھوٹتا ہی نہیں (۳)

؎دل جوانی میں کبھی چاہت سے باز آتا نہیں
اس کو جس طرح اور جس قدر سمجھایئے (۴)

؎نہ جانے دل سے تیرا نام کیوں مٹا نہ سکا
جو آگ تو نے لگائی کوئی بجھا نہ سکا (۵)

فطرت سے نابلد نظر آنے والا عشق و محبت کا یہ تعلق صرف دل کی دنیا میں آباد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتا۔ محبت میں ہی انسان اپنے آپ کو سب سے زیادہ آزاد اور مسرور محسوس کرتا ہے۔ اس راہ کی ہر مشکل کو وہ بخوشی اپنے سینے سے لگاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی زنجیریں بھی اسے پسند ہوتی ہیں کیوں کہ ان کے دل نے یہ اپنی مرضی سے اپنے پاؤں میں ڈالی ہوتی ہیں۔ دل خود اپنا آپ کسی اور کے حوالے خوشی خوشی کرتا ہے۔ اسے اپنی پروا نہیں ہوتی لیکن محبوب کی صرف ایک ادا دیکھنے کا متمنی ہوتا ہے۔ مذکورہ جذبے کے لیے بطور سند عاطف کے چند اشعار درجہ ذیل ہیں:

؎دل کا کیا ہے کہ یہ اپنا ہے نہ اپنا ہو گا
اپنی زلفوں کو ذرا اور سنور جانے دے (۶)

؎نظریں ملیں کسی سے تو قابو میں دل نہ تھا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

دل کے معاملات بھی کتنے عجیب تھے (۷)

؎ دل و نگاہ تو کیا زیست کی بہاریں بھی
کسی کے ایک اشارے پہ میں لُٹا دوں گا (۸)

؎ آرام مجھ کو درد سے کر دے گا بے نیاز
اچھا نہیں ہوا کہ میرے زخم بھر گئے (۹)

یوں محمد جان عاطف ایک رومانوی شاعر کی حیثیت سے پیار و محبت کے نغمے الاپتے نظر آتے ہیں لیکن یہ محبت محض روایت پذیری کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ اس میں جذبوں کا وفود اور دل کی دھڑکن شامل کرتا ہے۔ وہ روایت کی پاسداری ضرور کرتے ہیں لیکن یہی درد و غم اور سوز عشق ان کی پوری اُردو غزل کے رگ و پے میں دوڑتا نظر آتا ہے ۔اسی حوالے سے فقیر حسین ساحل کہتے ہیں:

"حسن پرست محمد جان عاطف کے کلام میں واضح رنگ اسی جذباتی تجربے کا ہے۔ کہ اسی تجربے سے گزرتے ہوئے اس نے جن خیالات و کیفیت کا اظہار اپنے کلام میں کیا ہے وہ کم و بیش آج کی پوری جواں نسل کے جذباتی سوچ کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔"(۱۰)

محبوب کی چاہت کا یہی جذبہ عاطف کو ایک پل بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیتا اور محبوب کے فراق میں دل کو جلانے سے بھی عاطف کو ایک سکون سا ملتا ہے کیوں کہ وہ پیار و محبت کو زندگی کا خاصا سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی غزل میں عشق و عاشقی کے تجربات کا ایک بہت گہرا حوالہ ملتا ہے کہ پڑھنے والے کے دلوں میں بھی محبوبیت کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔

؎ تیری فرقت میں سکوں ملتا ہے دل کو جاناں
دل کو ملتی ہے جو راحت نہیں دیکھی جاتی (۱۱)

دوسری طرف ان کا محبوب ایک روایتی انداز کا محبوب ہے۔ موصوف شاعر کو عاشق نامراد سمجھتا ہے۔ اس سے بے نیازی اور بے مروتی کو اپنا مستقل شیوہ بنا رکھا ہے لیکن عاطف مسلسل اس کی یاد میں آنسو بہاتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے میں عاطف بھی کوئی آسمانی مخلوق تھوڑی ہے جو اسے آسانی سے چھوڑ کر چلا جائے گا بلکہ وہ بھی ایک روایتی عاشق کا دامن تھام کر اسے دکھاتا ہے اور ناکامی عشق کا برملا اظہار کرتے ہوئے۔ "شیوہ تسلیم" پر یقین رکھنے

والے نہیں۔ وہ محبوب کی طرف سے محبت کا جواب محبت کی زبان میں سننے کے خواہش مند ہیں لیکن وہ اسے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ انتظار کی یہ کیفیت موت سے بھی زیادہ شدید تر ہوتی ہے اور عاشق کو روز اس کیفیت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اک مدت سے تعلق نہیں اس کا ہم سے
اک مدت سے یہ دل آپ کا شیدائی ہے (۱۲)

اس نے تو آنکھ اٹھا کے نہ دیکھا میری طرف
میں نے اُس کو بت سے خدا بھی بنا دیا (۱۳)

کتنی آنکھوں نے تیرے غم میں بہائے آنسو
روٹھنے والے پلٹ کر بھی تو دیکھا ہوتا (۱۴)

اور پھر اسی انتظار میں کیفیت چاک گریباں تک پہنچ جاتی ہے۔

چاک دامنی جنوں کی اور بھرے بازار میں
اس سے بڑھ کر عشق کو تو اور اب رسوا نہ کر (۱۵)

محمد جان عاطف نے ہر طرح سے اپنے محبوب کو منانے کے کئی طریقے آزمائے لیکن محبوب ہے کہ متوجہ ہی نہیں ہوتا اس حالت کو دیکھ کر عاطف دل برداشتہ ہو کر تنہائی، بے چینی اور مایوسی سے تڑپ اٹھتے ہیں اور سکون کی تلاش میں صحراؤں کا رُخ بھی کرتے ہیں لیکن وہاں بھی انہیں سکون نہیں ملتا۔

چھوڑ کر بستیاں صحرا میں چلے آئے ہم
اس کی فرقت کا نہ غم دل سے کبھی دور ہوا (۱۶)

دیا وہ داغ محبت میں جو بھلا نہ سکا
سکون ڈھونڈنے نکلا مگر میں پا نہ سکا (۱۷)

اس صورت حال کے پیش آنے اور اس راہ میں پیش آنے والی تکالیف کا اندازہ ہو جانے کے بعد وہ دوسروں کو اس آتش سے دور رہنے کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں۔

نہ دل کو روگ لگانا کسی محبت کا
یہ وہ مرض ہے کہ جس کی کوئی دوا نہیں (۱۸)

ہر تمنا کے عوض زخم سہے ہیں عاطف
عشق سے دور ہی بستے تو یہ اچھا تھا[۱۹]

مجھ کو رسوائیاں نصیب ہوئیں
جب سے ایک بے وفا سے پیار کیا[۲۰]

ان تمام رسوائیوں، تنہائیوں اور ستموں کے ڈھائے جانے کے باوجود عاطف اس انتظار میں پھر بھی شب و روز گزارتے ہیں کہ محبوب کبھی نہ کبھی تو اپنے کیے پر پشیماں ہو گا۔ اس انتظار میں اس اس کی آنکھیں تھک جاتی ہیں۔ جسم تھک جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی روح بھی لیکن اس کا محبوب مسلسل بے اعتنائی سے ہی کام لے رہا ہے۔ تنہائی کا یہ عالم ہے کہ کوئی آہٹ بھی محسوس ہوتی ہے تو عاشق چونک اٹھتا ہے لیکن کوئی نہیں آتا۔ رات ڈھل چکی ہے۔ تارے چھپنے لگتے ہیں لیکن عاشق کا انتظار ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ یہ دل سوز اشعار دیکھیے:

پتا بھی ٹوٹا ہم نے یہ جانا وہ آ گئے
کاٹی شب فراق اس انتظار میں[۲۱]

خود تو چین سے سوتا ہے رات بھر لیکن
تیرے فقیر ستارے شمار کرتے ہیں[۲۲]

آ جا کہ تیرے ہجر میں دل بے قرار ہے
تیرے بغیر شام الم کی سحر نہیں[۲۳]

یوں محمد جان عاطف کی اُردو غزل میں ایسے ہی جو اں جذبات بکھرے پڑے ہیں وہ ایک رومانوی شاعر ہیں اس لیے ان کے اشعار کے لفظ لفظ سے رومانیت ٹپکتی ہے جو دلوں میں گداز پیدا کرتی ہے۔ عشق و محبت کی متنوع موضوعات کی بھرمار عاطف کی رومانوی تحریک کی طرف جھکاؤ کا اشارہ دیتے ہیں لیکن وہ ان رومانوی موضوعات میں کبھی بھی بے راہ روی کے شکار نہیں ہوئے بلکہ ان کے ہاں عشق کی ایک سنبھلی ہوئی کیفیت ملتی ہے کیوں کہ انہیں اپنی علاقائی روایات کا پاس بھی ہے اور جغرافیائی پس منظر کا ادراک بھی اور مجاز میں اس قدر احتیاط برتی ہے کہ طلب کو دید سے آگے لمس تک بڑھنے نہیں دیا۔

میں بھی ہوں ایک طالب دیدار آپ کا
مجھ کو بھی اپنے حسن کا جلوہ دکھایئے[۲۴]

میں بھی ہوں ایک طالب دیدار آپ کا

مجھ کو بھی اپنے حسن کا جلوہ دکھایئے (۲۴)

یہاں تک کہ ان کی فرقت کے دکھ میں خود کو اذیت دیتے ہیں لیکن کبھی آہ وفغاں بھی پاس ناموس عشق کی خاطر دل کی دنیا سے باہر نہ لا سکے۔

؎ تیرے فراق میں جلتا رہا وجود میرا

لبوں پہ آہ وفغاں تک کبھی میں لا نہ سکا (۲۵)

یوں ان کا یہ انفرادی عشق اپنی ذات میں مختلف کیفیتوں سے دو چار نظر آتا ہے اور وہ کئی رنگوں سے محبت کا حوالہ باندھتے ہیں کہیں عشق کی حرارت ، زندگی کی جاں نثاری ہے ۔ کہیں جذباتی رنگ، کہیں ہجر کی تڑپ، کہیں غم جاناں کی کارگزاری تو کہیں عشق و محبت کا تلخ تجربہ ان کی رگ جاں میں اترتا ہوا محسوس ہوتا ہے جو غزل کے آئینے میں ان کے رومانوی طرز فکر کی ترجمانی کرتا ہے ۔

حوالہ جات

۱. حمید اللہ ہاشمی، "گفتہ غالب" لاہور، مکتبہ دانیال، ۲۰۰۳، ص ۱۹۰

۲. جان محمد عاطف، "فصل گُل" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۱۹۸۴، ص ۱۳۰

۳. جان محمد عاطف، "مینائے غزل" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۲۰۱۵، ص ۴۷

۴. جان محمد عاطف، "ابر غم" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۱۹۹۰، ص ۳۹

۵. جان محمد عاطف، "کُلیات عاطف" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۱۹۹۹، ص ۱۶۵

۶. جان محمد عاطف، "خزاں میں تتلیاں" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۱۹۹۶، ص ۶۹

۷. جان محمد عاطف، "ابر غم" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۱۹۹۰، ص ۳۲

۸. جان محمد عاطف، "فصل گُل" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۱۹۸۴، ص ۴۳۔۴۲

۹. ایضاً، ص ۶۵

۱۰. فقیر حسین ساحرؔ، مضمون "حوصلہ نہ ہارنے والا شاعر" مشمولہ، کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۱۹۹۳، ص ۳۲

۱۱. جان محمد عاطف، "صبائے غزل" کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکویٹی، ۲۰۱۰، ص ۹

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۱۲. جان محمد عاطف، ''خزاں میں تتلیاں'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۱۹۹۶، ص ۴۷

۱۳. جان محمد عاطف، ''صبائے غزل'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۲۰۱۰، ص ۱۰۳

۱۴. جان محمد عاطف، ''فصل گل'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۱۹۸۴، ص ۲۲

۱۵. جان محمد عاطف، ''خزاں میں تتلیاں'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۱۹۹۴، ص ۸۹

۱۶. جان محمد عاطف، ''مینائے غزل'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۲۰۱۵، ص ۱۰۹

۱۷. ایضاً، ص ۲۰

۱۸. جان محمد عاطف، ''فصل گُل'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۱۹۸۴، ص ۴۲

۱۹. ایضاً، ص ۲۲

۲۰. جان محمد عاطف، ''مینائے غزل'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۲۰۱۵، ص ۳۸

۲۱. جان محمد عاطف، ''ابر غم'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۱۹۹۰، ص ۶۳

۲۲. جان محمد عاطف، ''فصل گُل'' کوہاٹ ینگ رائیٹرز ایکو یٹی، ۱۹۸۴، ص ۶۳

۲۳. ایضاً، ص ۱۱

۲۴. ایضاً، ص ۸۰

۲۵. ایضاً، ص ۹۱